© rasailojaraid.com

کلامِ نہال

از جناب نہالؔ سیوہاروی

طوفانِ روزگار ہیں عزمِ جواں سے ہم
اب کیا دبیں گے سختیٔ ہفت آسماں سے ہم

جس میں سنبھالا ہوش تھا کھوئے جہاں حواس
دو تنکے چاہتے ہیں اُسی آشیاں سے ہم

جس دن سے عشق اپنا ہوا میرِ کارواں
آگے بڑھے ہوئے ہیں ہر اک کارواں سے ہم

وہ بجلیوں کی چشمکِ پیہم کہ کچھ نہ پوچھ
تنگ آ گئے ہیں زندگیِ آشیاں سے ہم

نظارہ ان کا بن کے بہت دیر تک کیا
دیوانگی برتتے رہے پاسباں سے ہم

اک آشیاں کی ہم کو تباہی کا غم چہ خوب!
مانوس ہیں شکستِ ہزار آشیاں سے ہم

پروانہ دل کی آگ سے یا شمع سے جلے
دیکھو ہمیں کہ جلتے ہیں سوزِ نہاں سے ہم

ہیں کب سے تشنہ اپنے گلستاں کے نخلِ گل
اے ابرِ زندگی! تجھے لائیں کہاں سے ہم

یہ انتہائے جور و ستم اے لبِ فغاں
اچھا تو پھر سمجھ ہی نہ لیں آسماں سے ہم

اے کاش ہو یہ جذبۂ تعمیر مُستقل
چونکے ہیں پھر خرابیٔ خوابِ گراں سے ہم

پھر دورِ تازہ! ساقیِ مخانۂ حیات
مخانۂ حیات میں ہیں سرگراں سے ہم

اِس امتیازِ خاک نشینی کو دیکھنا
ممتاز ہیں بلندیٔ ہر آسماں سے ہم

ناگفتنی حدیثِ مُحبت نہیں مگر
جو دل کی بات ہو وہ کہیں کیا زباں سے ہم

ہے اور کتنی دور تری منزلِ قیام
رہ رہ کے پوچھتے ہیں یہ عمرِ رواں سے ہم

ہر ذرہ ہے حسین نگاہوں میں اے نہالؔ
اک عشق خاص رکھتے ہیں ہندوستاں سے ہم

© rasailojaraid.com